منشور محمدی

منشور لامان هرسه محتاجم بخاتم - باخاتم دوعالم مسور محمد - توریت بلاتوریه انجیل بتحیل - گویان صفت وسیرت سرور صلی الله علیه

جلد ۱۶ | عدد ۳۴ | مطابق ۸ جولائی ۱۸۸۷ عیسوی | صفحه ۳

اشتهار ۱۲ جنباره عشر هوا بیضا مین تردید مدعیان عیسوی چهپتا هی قیمت سالانه بحیثیاه و بیرنگ بیرنگی آرڈر نام مهتمم آنی چاهیے

بقیه رساله ضرورت قرآن مولفه پادری جی ایل ٹھاکرداس پریو

اور فرشتگان همراه کئے جاوین گے - پس ادای خدمت نشان مملوکیت هی الوهیت کا نهین هے اور اس خدمت ادا کرنیکے واسطے جو کچهه خدا تعالی نے شان و شوکت کا اسمین ثبوت نهین هے اور یهه بهی روشن هی که کسیکو کسی وقت خاص مین اور گروهون مخصوص پر بادشاه ملک ملک کا حاکم کر دینا جبکه وه شخص فرمانبردار هووے اوسی وقت معین مین انتظام کلی اوسکا اوس حاکم کو سونپ دینا اسبات کی دلیل نهین هی که وه بادشاه ملک کا مالک اپنی مملکت مین سے کسی کا انصاف نهین کرتا هی اور کبهی کسی کا انصاف نهین کریگا مثلاً اسوقت مین جناب ملکه معظمه قیصر هند نے جناب والیسرای کشور هند ڈفرن صاحب بهادر کو هندوستان اور اوس کے تمام باشندون کا بندوبست سونپ دیا هی تو یهی نهین ٹهیک هو سکتا هی که همیشه کے لئے جناب والیسرای صاحب هی هندوستان کے لئے نواب گورنر جنرل رهین اور یهه که کبهی جناب قیصر هند انصاف کرنے والے هندوستان کی نهین هونگی اور سوای هندوستان کے وهین کی حاکم نهین هین اور وهین کی عدالت نهین کرتے هین بلکه جو هم اسطرح خیال کرے وه جناب قیصر هند کی تحقیر کرتا هی اور جناب والیسرای صاحب کے نزدیک بهی اوسکی قدر نهو گی کیونکه صاحب عدالت لوگ جهوٹ کو پسند نهین کرتے هین اونکی مرضی اپنے آقا کے تابع هوتی هی - پس جبکه دنیاوی بادشاهون کی یهه کیفیت هی تو خدا تعالی کے جناب مین کب

اعتقاد کر سکتے ہین کہ وہ کبھی کسیکا انصاف نہین کرنے کا
اور تمام کا اول زمانہ سے لیکر آخر وقت تلک دنیا ہمیشہ کی
عدالت حضرت مسیح کو سونپ چکا ہی اور ہمیشہ کے لئے انصاف
کرنے سے خود فارغ ہو بیٹھا اور خدا نے معزول کا لقب گوارا
کیا خاصکر جبکہ حضرت مسیح نے بھی نہین فرمایا کہ ہمیشہ ہر کسیکی
عدالت مجھکو سونپ دی ہی تو سب عدالت سونپ دینے
سے بجز اوس کے مطلب نہوا کہ وقتِ خاص کے موجودین
کی سب عدالت سونپ دی ہی۔ پس یہ بھی ایک نشان
مملوکیت کا ہوا مالک ملک جسقدر چاہے اپنا کام بوسیلہ
کسی اپنے فرمانبردار کے لے سکتا ہی۔ **فائدۂ جلیلہ**
اسکے سوا دوبارہ آمدِ مسیح مین یہ بات ہی کہ حضرت مسیح کو اُس
نبی صاحب جلال کی امتِ عالیقدر مین سے ہونے کا شرف
بخشنا خدا تعالی کے نزدیک پسند آیا جو کہ بمقابلہ حضرت
مسیح کے ایسا عالی مرتبہ ہی جیسے کہ بمقابلہ حضرت داؤد کے
حضرت مسیح بلند پایہ ہین۔ میری یہ بات اگرچہ عقیدۂ نصاری
کے خلاف ہی پر حضرت مسیح میری اس بات کے خود مقر ہین
یعنے جیسے حضرت مسیح نے بحوالہ آیت اول زبور ۱۱۰ کے حضرت
داؤد کا اپنے آپکو خداوند ہونا بیان کیا ہی اسیطرح زبور ۱۱۸
کی آیت ۲۲ کے ساتھ اوس نبی موصوف یعنے محمد صاحب کو
حضرت مسیح نے اپنا خداوند بتلایا ہی۔ بیان اسکا یہ ہی کہ حضرت
۱۲ باب مرقس اور ۲۰ باب لوقا اور ۲۱ باب متی کے باغ
کی تمثیل سے روشن ہی کہ جسطرح دوسرے نبی اور رسول اپنا
رسالت کا کام کامل طور پر ادا کر چکے اور اون کے زمانہ
کے آدمیون نے اون نبیون اور رسولون کو قتل وغیرہ کر کر
دنیا سے لوٹا دیا اوسیطرح بحالت ناتمامی رسالت کے حضرت
مسیح اپنے زمانہ کے لوگون سے مفارقت کرین اور بمثولی
کے طور پر اونکو وے لوگ پھیر دیوین جسکے سبب وہ باغ کا
مالک آخرکار آکر کیا کرے کہ قاتلون اور اونکی سرکشی حالون
اور قدم بقدم چلنے والون کو ہلاک کرے اور اوس باغ
یعنے دین اور ایمان کا محافظ اور مالی ایسے دوسرون
کو بناوے جو خدا کو راضی کر کے اوس سے رضامندی کا
خطاب اور فرمانبرداری کا القاب پاوین۔ لیکن اس
تمثیل مین اس بات پر اہل اسلام اور نصاری کے باہم اتفاق
ہے کہ آخرکار اس مالک باغ کے دنیا مین آنے سے یہ
مطلب نہین ہی کہ وہ خدا کہ نصاری کے نزدیک مسیح کا
باپ کہلاتا ہی خود آویگا بلکہ یہ مراد ہی کہ وہ ایسے صاحب
جلال ہادی خدا پرستی قایم کرنے والے اور دین و ایمان
سے کامل پرورش دینے والے کو بھیجے جو کہ بمنزلۂ خود
خدائے غیور کی آمد کے اوسکی آمد ہووے کیونکہ جب
فرمایا (وہ آویگا اور اون باغبانون کو قتل کریگا اور
باغ اور اونکو سونپیگا ۱۶ ورس ۳۰ باب لوقا) تو صاف
ظاہر ہے کہ اس صاحب جلال کی آمد واسطے راہ ہدایت کہلانے
اور خدا پرستی اور دین و ایمان پر لوگون کو قایم کرنے
کی ہوگی۔ سو یہ رسالت کا منصب ہے اور کامل کرنے
تعلیم کا عہدہ۔ اور نیز اوسمین آیندہ تک عمل کرنیکی مہلت
لوگون کو دیجانیکی خبر سنائی ہی۔ چنانچہ یہ مضمون
آیت ۱۴ سے (اور انکو ستانکو اور باغبانون کو سونپیگا
جو اُسے موسم پر میوہ پہونچاوے۔ ۲۱ باب متی کے اور
بھی آشکارا ہی کیونکہ حضرت مسیح نے یہود کے اس قول کو
منظور کیا ہی۔ اور جب واضح ہو چکا کہ تعلیم کامل کرنیکے

واسطے اس صاحب جلال کی آمد ہوگی تو اب دیکھنا چاہیئے
کہ یہہ صاحب جلال کہ جسکو بسبب عالی مرتبہ ہونے اور پیشین گوئیوں کے
مصداق پائے جانے کے حضرت مسیح اور حضرت داؤد فرماتے
ہین (یہہ خداوند کیطرف سے ہوا اور ہماری نظرون مین
عجیب ہی آیت ۱۱ باب ۱۲ مرقس) و آیت ۲۲ زبور ۱۱۰)
آیا محمد صاحب ہین یا جناب مسیح لیکن دلایل ذیل کے رو سے
ثابت ہی کہ اس صاحب جلال سے مراد جناب محمد صاحب
ہین حضرت مسیح نہین ہین۔
(۱) یہہ کہ اس صاحب جلال کے آنیکا وقت درمیان زمانہ
تشریف بری اور بار دیگر تشریف آوری حضرت مسیح کے
بموجب ۳ باب اعمال کے ثابت ہی آیت ۲۱۔ ضرور ہی کہ آسمان
اوسے لئے رہے اوسوقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر
خدا نے اپنے سب پاک نبیونکی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت
پر آوین۔ اور اپنی حالت پر آنیوالی چیزونمین سے کہ اوسکا
واقع ہونا اس خبر کے سنانے تک باقی رہا تہا اسطرح
مذکور ہی۔ ۲۲ کیونکہ موسی نے اپنے باپ دادون سے کہا
کہ خداوند جو تمہارا خدا ہی تمہارے لئے ایک نبی میرے مانند
اوٹھاویگا الخ اس آیت ۲۱ مین خوب تصریح ہی کہ تمام اُن
چیزون کے اپنی حالت پر آنے تک کہ جنکا ذکر سب پاک
نبیون نے کیا ہی حضرت مسیح کا آسمان پر ٹھہرے رہنا ضرور
ہے یعنے بغیر پورا ہونے اون چیزون کے ہو نہین سکتا کہ
حضرت مسیح دوسرے بار دنیا مین آوین اور آیت ۲۲
مین مدلل ہو چکا کہ مثل حضرت موسی کے جو نبی کہ اسرائیلیون
کے بہائیون مین سے برپا ہونے والا ہی اوسکا دنیا
مین آنا اس بیان سننے لوقا تک ہو نہین چکا تو ثابت ہوا
کہ اوس نبی موعود کی آمد کا زمانہ تشریف بری اور بار دیگر
تشریف آوری حضرت مسیح کے معین اور مقرر ہے اور اسصورت
مین صاف ظاہر ہے کہ حضرت موسی کے مثل برپا ہونیوالے
سے پیشین گوئی مذکور مین حضرت مسیح مراد نہین ہین۔
رہی یہہ بات کہ جناب محمد صاحب کا برادران مین سے
اسرائیلیون کے ہونے کا ثبوت کیا ہی۔ اور جبکہ استثنا ۱۸ باب
آیت ۱۵ مین یون کہا گیا کہ (تیرے ہی درمیان سے تیرے
ہی بھائیون مین سے) تو محمد صاحب کو مصداق بتلانے پر پیشین
گوئی کے حصر کا فائدہ کیا ہی۔ سنئے کہ مطابق ۱۶ و ۲۵ باب
پیدائش کے جب حضرت اسماعیل حضرت اضحاق کے یقینا
برادر ہین تو بنی اسمعیل کا بنی اسرائیل کے لئے برادر ہونا بھی
بیشک ثابت ہی اور جب ۱۸ و ۲۰ آیت ۱۷ پیدائش وغیرہ
مقامات کے رو سے روشن ہی کہ حضرت اسمعیل کے حق مین
خدا کے حضور جیتے رہنے کی دعا جو کہ برگزیدہ رہنے کی
معنے مین ہی حضرت ابراہیم نے کی اور خدا تعالی نے اوسے
قبول کر کے برکت وغیرہ دینے کا جو آیندہ وقت کے
وعدہ فرمایا تو بنی اسمعیل سے عہد مین شامل ہونے برکت پانے
وغیرہ کی نفی کرنا یہود اور نصاری کی بالکل ہٹ دہرمی
ہے۔ بنی اضحاق کے لئے ہمیشہ کا عہد ہونے کو لازم نہین
ہے کہ جب ہی پورا ہو کہ حضرت اضحاق اور بنی اضحاق
کے سوا سی نفی عہد الہی کی کیجاوے بلکہ ہو سکے کہ
بنی اسمعیل عہد الہی مین شامل ہون۔ اول آمد تک حضرت
مسیح کے اوس عہد کا جو اضحاق کے حق مین کیا گیا پورا
ہونا صحیح اور درست ہے۔ خاصکر جبکہ حضرت مسیح یہود
کو خبر دے چکے (اسلئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی

بادشاہت تمسے لیجائیگی اور ایک قوم کو جو اوس کے
پھل لاوے دیجائیگی (تو تمہاری کو دم مارنے کی
گنجائش ہی نہ رہی) - اور حصرت کی آیت مین فرمانا واسطے
فائدہ خارج کرنے نبی قطورہ کے ہی کیونکہ اگر صرف تیرے
بھائیون مین سے فرمایا جاتا تو نبی قطورہ کے طرف
جو کہ جنکے لئے حضرت ابراہیم نے خدا کے حضور جیتے
رہنے کی دعا کی اور نہ خود وعدۂ الٰہی خدا کے حضور
تاخیر رہنے کا اونکے لئے فرمایا گیا - پس تیرے درمیان
سے کہنے سے آشکارا کر دیا کہ اس نبی موعود کا برپا ہونا
اوس قوم سے ہوگا جسکا حضرت ابراہیم کو وعدہ دیا
ہے اور تیرے ہی بھائیون کہنے سے ظاہر کر دیا کہ وہ
نبی موعود بنی اسرائیل کے ایسے بھائیون مین سے ہوگا
جو کہ حضرت ابراہیم کے صلبی نسل ہونے مین شریک ہی اور
اوس اعتبار سے نہین کہ حضرت ابراہیم کو ایمان والون کا
باپ کہا گیا ہی اور بھائیون کا لفظ اختیار کرنے مین
بجاے لفظ بنی اسمعیل کے دو فائدے ہین ایک یہ کہ
اوس نبی موعود کی بات سننے پر بنی اسرائیل کو آمادہ کیا
جاتا ہی کیونکہ بھائیون کو اپنے بھائیون سے اُنس ہوتا
ہی اور اونکی بات ماننے مین عیب نہین گنا جاتا -
دوسرے یہ کہ بنی اسرائیل جانتے ہین کہ بنی اسمعیل عہد الٰہی
مین جب ہی سے شامل ہین کہ جب سے بنی اسمعیل اور بنی اضحاق
مین برادر ہونیکا رابطہ بخت گیا یعنے اوسیوقت سے کہ
خدا تعالی نے حضرت ابراہیم کو پشت در پشت برکت وغیرہ
دینے کا وعدہ فرمایا ہی - تاہم جو کہ اوس نبی موعود پر
ایمان لانے سے یہ گھمنڈ کرکے بنی اسرائیل باز رہین کہ ہمارے
سوا کوئی اوس عہد مین جو خدا تعالی نے حضرت ابراہیم سے
باندہا برادرانہ شمول نہین رکھتا ہی - اور شریعت
والے قیامت تک صرف ہم ہی ہین تو بھی اسی خیال
ہی نے اکثر بنی اسرائیل کو اور اونکی پیروان کار جماعت
نصاری کو جو کہ شروع آمد مسیح سے اوس عہد کو حضرت
مسیح اور اون کے شاگردان وغیرہ امت مین منحصر ہونیکا گمان
کرتے ہین اوس پیشین گوئی کے مصداق محمد صاحب پر
ایمان لانے سے باز رکھا - تاکہ نوشتہ پورا ہووے
(وے جو بلائے گئے بہت ہین پر برگزیدہ تھوڑے
متی ۲۲ باب آیت ۱۴) -

(۲) یہ کہ بیان تمثیل مذکور کے بموجب حضرت مسیح
اس صاحب جلال موعود سے باعتبار اول آمد کے تو
یقیناً مراد نہین ہوسکتے کیونکہ اسکا ظہور بعد واقعہ حضرت
مسیح کے ثابت ہوچکا اور دوسرے بار آمد پر سوے اسکے مخالفت
دلیل اول کے اسلئے نہین ہوسکتے کہ تمام اون مقامات
کی تحقیق سے جہان حضرت مسیح نے اپنی دوبارہ آمد
سنائی ہی روشن ہے کہ دوسرے بار آنا حضرت مسیح کا
اون موجودین کی جزا اور سزا کے واسطے ہوگا کہ جو
اوسوقت تک مرے نہون گے یعنے بیدینون کو اونکے
پہلے جرمون کے سبب ہلاک کیا جائیگا اور نیک اعمالونکو
سابقہ نیک اعمالی کا اچھا بدلہ دیا جائیگا پھر کہین سے
ثابت نہین ہوتا ہی کہ وعظ اور پند سنانے اور
بے ایمان لوگون کو راہ خداوندی سکھلانے کی اسلئے
اونکا دوبارہ آنا ہوگا اور آیندہ کے لئے لوگون کو نیک
اعمال حاصل کرنے کا وقت اور موقع دیا جائیگا -

لیکن اوس صاحب جلال موعود کی آمد کے لوگون کو وعظ اور پند سنانے اور بے ایمان لوگون کو راہ خدا سکھلانے کے واسطے بیشک ظاہری اور نیک اعمالی حاصل کرنیکی فرصت اور مہلت ایمان لانیوالون کو ملنی ضرور ہی کیونکہ حضرت مسیح اس بارہ مین صاف سناتے ہین (اسلئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے لیجائیگی اور ایک قوم کو جو اوس کے لئے میوہ لاوے دیجائیگی) متی ۲۱ باب آیت ۴۳ یعنے زمانہ آیندہ مین -

(۴) یہ کہ وہ نبی صاحب جلال کا رسالت اور رسالت کو ظہور کرنے والا نہ صرف نصیحت زبانی سے ہووے بلکہ ایمان کی لوگون کو دعوت اور نیک اعمالی کے طرف راغب کرنے مین بالادستی سے ہدایت رسانی کرے خدا اپنا قبول بالاکرنے کیواسطے اوس نبی کی ایسی حمایت کرے کہ کوئی بھی اوسکو رد کرنے کے منصوبے باندھکر اوسکے مخالف جو کہ سمار یعنی دین کو آباد کرنیوالے گنے جاتے ہون اوسکی کشت وخون کے لئے حملہ آور ہون کامیابی نپاوین پر وہین پر حملہ کرے ذلیل اور خوار کردیوے وہ نبی ہر گونہ کا سرا ہووے یعنے ایسا کہ جب وہ دنیا مین آوے تو پھر کسی کیلئے نبوت اور رسالت کا منصب باقی نہ رہے - سو نمبر دوم آمد مسیح مراد ہو سکنے کی وجہ تو مکرر سہکر گذر چکی اوسکو ملحوظ رکھکے سمجھ لینا چاہیئے کہ دوبارہ آمد کے اعتبار سے حضرت مسیح پیشین گوئی کے مصداق نہین ہو سکتے ہین اور اول آمد مین بالادستی مذکور سے کب ہدایت رسانی کی نوبت پہونچی بلکہ حمایت مسطورہ کہان اونکو حاصل ہوئی البتہ پیشین گوئی کے بموجب ہم حضرت مسیح نے اپنی نسبت کہا تھا یہود نے کر دکھایا - اور متی وغیرہ نے اوس نازک حالت کا قول مسیح ایلی ایلی لما سبقتانی سنایا یعنے اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے چھوڑ دیا - مگر ہان یہہ درست ہی کہ پیشین گوئی موعود کو خدا تعالی نے اسطرح پورا کیا کہ موافق وعدہ کے نبی صاحب شجاعت محمد صاحب کو نبی قیدار سے مثل حضرت موسی کے روشن شریعت لانیوالا برپا کیا اور جیسے زبور ۹۱ مین خبر دی تھی آیت ۴ (وہ تجھے اپنے پرون تلے چھپاویگا اور اسکے پنکھون کے نیچے تجھے پناہ ملیگی اوسکی وفاداری تیرسپر اور پہری ہوگی -) اور نیز اوسکے مطابق جو یہان مذکور ہوا واللہ یعصمک من الناس کا وعدہ دیکر اسے پورا فرمایا یعنے تجھے اللہ دشمنون کے منصوبے بچاے رکھیگا - اور نیز یہہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح نے کہین دعوی نہین کیا کہ مین وہ پتھر کونیکا سرا ہون - البتہ ایسی تمثیل مین جو کہ محمد صاحب نے خود سنائی اپنی نسبت فرمایا ہے انا موضع اللبنۃ یعنے وہ آخر زمانہ مین ہون - پس جس نے اوس نبی برحق کی اطاعت کی اسکا نیک اجر مقرر ہوا - اور جنہون نے سرتابی کی آخر کار اپنے آپکو قتل اور اسیری اور جزیہ وغیرہ سے ذلیل اور خوار کیا - جسکو آجابلہ فریب اشخاص طرح طرح کے ٹہٹھون مین اڑاتے ہین اور پیشین گوئی مذکور کو غور نہین فرماتے (اب آؤ ہم سب حاصل کلام سنین - خدا سے ڈرو اور اوسکے حکمون کو مان - کہ انسان کا فرض کلی یہی ہی کیونکہ خدا ہر فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بری ہر عدالت مین لاویگا - آیت ۱۳ باب ۱۲ واعظ) باقی آیندہ

بقیہ شمشیر انتقام

واضح ہو کہ متعلق ورمن انجیلی جو اعتراض ہے اوسکو ہم تفسیر
انجیلی متی موسوم بہ **مرآۃ الاناجیل** مین لکھہ چکے
ہین اوسکو دیکھنا چاہئیے۔ جب عیسائی داؤد سے نبی کو جسکو
مسیح نے نبی فرمایا اوسکی نبوت سے منکر ہین جو مسیح کے جد امجد ہین
تو انبیاے دیگر کا کیا ذکر کیونکہ بزعم عیسائیان کوئی نبی ایسا
نہین ہی جو برا از عیوب ہو خواہش طبع ہی کہ تصریح اسکی کیجاے
مگر بجہت تطویل کلام فقط نام کتاب و باب و درس کو تحریر کرتا ہون
اہل انصاف بائبل کو حسب حوالہ ہاے ہذا معاینہ فرماکر حکم فیصل لکھین
دیکھو کتاب پیدایش ۱۹- ۳۶- و ۳۵- ۲۲- و ۳۸- ۱۴
۱۸ و سموئیل دوم ۱۱- ۴- و ۱۲- ۱۴ و سلاطین اول ۱۱
۵- و خروج ۳۲- ۶ و لخمیا ۱۳- ۲۶ و ہوسیع ۱- ۲ -
واضح ہو کہ تصدیق اوسکی عیسائی انبیا کے منکرین انجیل یوحنا
۱۰- ۶- ۹ کے مضمون سے ہی ہیہ مجملاً گذارش کیا گیا مفصل
ہیہ ہی **تردید دعوی اول** کتاب پیدایش ۱۴-
۱- ۱۲- و جہہ جنگ ابراہیم جو کدرلاعمر کے ساتھ ہوے تحریر ہے
اور ۱۳ درس سے ۱۶ تک ابراہیم و کدرلاعمر کی جنگ و فتح ابراہیم
کا حال درج ہی۔ اور کتاب خروج ۱۷- ۱- ۹ تک سبب
جنگ جو یسوع نے قوم عمالیق سے کی تحریر ہی۔ اور درس
۱۰ سے کیفیت جنگ اسطرح تحریر ہی (سو یشوع نے جیسا
موسی نے اسے کہا تہا کیا اور عمالیق کے ساتھ جنگ کی
موسی اور ہارون اور حور پہاڑ کی چوٹی پر چڑہے اور یون
ہوا کہ جب موسی اپنا ہاتھ اوٹہاتا تہا تو بنی اسرائیل فتح پاتے
تہے اور جب ہاتھ لٹکاتا تہا تو عمالیق غالب ہوتے تہے لیکن
موسی کے ہاتھ بہاری ہوے تہے تب انہون نے ایک پتہر
لیکے اوسکے نیچے رکہا وہ اوسپر بیٹہا اور ہارون اور حور ایک
ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف ہوگئے اوسیکے ہاتہون
کو سنبہاہوے رہے تب اوسی کے ہاتھ آفتاب کے غروب ہونے
تک مضبوطی سے اٹہے رہے اور یشوع نے عمالیق اور اوسکے
لوگون کو تلوار کی دہار سے شکست دی تب خداوند نے
موسی سے کہا کہ یادگاری کے لئے کتاب[1] مین اسے لکہہ رکھہ
اور یشوع کے کانون مین یہہ کہدے کہ مین عمالیق کا نام و نشان
آسمان کے تلے سے مٹا دونگا تا درس ۱۴) اور گنتی ۳۱ باب
مین ہی جنگ موسی بحکم خداوند ساتھہ اہل مدیان تحریر ہے
دیکھو (خداوند نے موسی کو خطاب کرکے فرمایا کہ اہل مدیان
سے بنی اسرائیل کا انتقام لین اور تو بعد اوسکے اپنے لوگون
سے مل جائیگا تب موسی نے لوگون کو فرمایا کہ بعضے تم مین
سے لڑائی کے لئے طیار ہووین اور مدیانیون کا سامنا
کرتے جاوین تاکہ خداوند کے لئے مدیان سے بدلا لین
اسرائیل کے سب فرقون مین سے ہر ایک فرقہ پیچھے ہزار
جنگ کرنیکو بہیجو سو ہزارون بنی اسرائیل مین سے ہر فرقہ
کے ایک ایک ہزار حاضر کئے گئے ہین یہہ سب جو لڑائی کیلئے
ہتیار بند تہے بارہ ہزار ہوے موسی نے اونکو لڑائی پر
بہیجا ایک ایک فرقہ کے پیچھے ایک ایک ہزار کو اونہین
اور الیعزر کاہن کے بیٹے فینحاس کو پاک ظروف کے ساتہ
بہیجا اور یہوکنے کے نرسنگہے اوسکے ہاتھ مین تہے اور انہون
نے مدیانیون سے لڑائی کی جیسا خداوند نے موسی کو فرمایا
تہا اور سارے مردون کو قتل کیا۔ باقی آیندہ ۱۲

[1] یہ اشارہ بطرف کتاب جنگنامہ موسی کے ہی جو مفقود ہے۔

رمضانِ شریف

خدا پرست قومون مین روزہ رکھنا عام دستور ہے
یہودیون مین بھی اب تک روزہ رکھے جاتے ہین - عیسائی بھی
باوجودیکہ پولوس مقدس نے اونکو شریعت کی قید سے آزاد
کردیا ہی روزہ رکھتے ہین حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی
چالیس روز تک بیابان مین روزہ رکھے ہندو بھی برت
یعنے روزہ رکھتے ہین اب مین دو باتون پر بحث کرنا
مناسب جانتا ہون - **اوّل** یہ کہ یہ روزہ نفس
کشی دن کو بھوکا پیاسا مرنا کچھ فائدہ بھی دیتا ہی یا یونہی
ایک قدیم رسم ہے اگرچہ اسوقت دنیا الحاد کی موجون نے
جو تعلیم یورپ سے اٹھتی ہین دنیا کو غرقاب کر رکھا ہی جدہر
دیکھیے خدا کے منکر قیامت کے منکر اعمال کی جزا و سزا
کی منکر انبیاء اور اونکی شریعتون پر قہقہہ اڑاتے ہین
لیکن اگر نور عقل سے ملاحظہ کیا جاوے تو صاف یہ معلوم ہوگا کہ
یہ فعل عبث نہین خدا کی فرستادون نے اس دستور کو
کچھ یونہی بے سمجھے بوجھے نہین مروج کیا ہی بلکہ اسمین علاوہ
روحانی مصلحت کے ایک جسمانی مصلحت بھی ہی وہ یہ کہ
انسانکی سعادت بغیر عادی ہونے مشقت پر منحصر نہین
دنیا مین جتنے لوگ اقبال و فرخندگی کے تخت پر بیٹھے ہین
سب ہی مشقت کی بدولت اور جو بدا قبال اپنے ملک
کھو بیٹھے ہین اس آرام طلبی کاہلی عیاشی کی بدولت روزہ
مین نفس کو اسکی مرغوب چیزین کھانے پینے صحبت کرنیسے
روک کر اوسکو مشقت کشی کا عادی کیا جاتا ہی جسطرح
لشکر کو جنگ سے پہلے ہر قسم کی مشقت کا عادی بنا کر
جو بروقت ہر ایک مصیبت کے برداشت کرنے کو آمادہ ہوجاتے ہین

اور یہی سبب ہی کہ ہندوستان مین گورہ کی فوج گرمیون مین
فراشی پنکھی خسکی ٹٹیون کے بدولت لڑائی کا نام سنکر سن ہوجاتی
ہے روزہ کا ایک فائدہ تو یہ تھا - دوسرے جسم کو تغیہ کرکے
رطوبات فضلیہ سے پاک و صاف کرتا ہی جو طبعًا ہزارون
بیماریون کو دفع کرتا ہے -
روحانی فائدہ یہ ہی کہ جسم کو کوئی شخص انسان نہین کہتا یہ
ہمیشہ اوتا بدلتا رہتا ہی مگر وہ شخص وہی رہتا ہی اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ انسان وہ اصل روح یا نفس ناطقہ کا نام
ہے جو جسم سے پہلے بھی تھا اور اوسکے بعد بھی باقی رہتا ہے
پس معلوم ہوا کہ روح کو جسم کے ساتھ چند در چند مصالح
کیلئے پابستہ کردیا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ جسم خاکی تیرہ ہی
اسکا مقتضی بھی شہوت غضب تاریکی پیدا کرنیوالی چیزین
ہین جو روح کو تاریک کرتی ہین اور اس عالم سے جب روح
دوسرے عالم مین جاتی ہی تو اس تاریکی کے سبب نہایت تکلیف
پاتی ہی جسکو زبان شریعت مین عذاب کہتے ہین -
اس لئے اس جسم کی خواہشین توڑنے کیلئے روزہ مقرر ہوا
تاکہ جسم بسبب مرض کے بلکہ بسبب ناکامی کے پژمردہ ہو اور
روح کو جو اوسکے برخلاف ہی نورانیت حاصل ہو -
کیونکہ ان دونو متضادین مین سے جب ایک کو قوت پہنچتی
ہے تو دوسرے کو ضعف - روزہ مین یہ مصلحت ہی اور اوسکے
علاوہ ایک اور سر نہانی ہی کہ جسکے ظاہر کرنا بہ طریقت جائز نہین
اسکو ہم کسی اور موقع پر بیان کرینگے - انشاء اللہ

مژدہ بہار گباد - ۱۷ مئی کا وہ وقت ہی
کہ جس مین وارد ہوا کہ جسوقت حالات ہای کورنٹ
بجا ہوجاوین تخت رسالہ کے تقدس مین خدائی حکم سنائے جانیکی

خبر اکیدن پہلے سے ہو چکے تھے۔ جہاں ہائی کورٹ اپنے
انصاف کی کرسیون پر اعلیٰ سے ممیز مقام کے بلندی پر بیٹھے
تھے مظلوم مہر علی اور سکے تین ہمراہی جنہین مسٹر ہاکنس نے
گردن زدنی قرار دیا تھا کس داب حکومت کی رعب سے سر جھکائے
کہڑے تھے اسوقت کا فوٹو اگر شیخ مہر علی کا لیا جاتا تو دیکھنے
والے پر اوسکی خیالاتی بایوسیون کا اثر پورا پورا بیشک پڑتے
کہ جو اسوقت مہر علی کے چہرہ پر چھائی تہین۔ مہر علی کی نیچی
نگہین بند تہین اور اپنی دلمین خیال کر رہا تہا کہ اگر جسٹس
کے منہ سے ابہی خدانخواستہ وہی حکم نکلا جو مسٹر ہاکنس نے سنایا
تہا تو اس دنیا مین بہت کم رہنے کی فرصت ہی مگر ساتھ ہی
اوسکے یہہ بھی دل کہتا تہا کہ نہین نہین خدا منصف ہی وہ
ضرور جسٹس کے دلمین انصاف ڈالیگا اور مین بے قصور
ہون جب لوگون نے مہر علی کو اوسوقت دیکہا ہی کہ جسوقت کا
یہہ واقعہ ہی وہ کہہ سکتے ہین کہ مہر علی کے چہرہ پر گہڑی خوشی
کا اثر ہوتا تہا اور گہڑی ایک اداسی چہا جاتی تہی اس تغیر و تبدل
کو خیالات سے تعلق تہا کہ جو خیال مہر علی کے ذہن مین گذرتا
تہا اوسکا اثر فوراً ہی چہرے پر نمایان طور سے ظاہر
ہو کر دیکہنے والون کو معلوم ہوتا تہا مگر مظلوم مہر علی کے
آہ پر تاثیر ایسی نہی کہ جو اپنا اثر نہ کرتی۔ کئے ہفتے مہر علی
نے قید خانہ مین بہ معلوم کس کس طرح و ملک بلک کر دن کاٹین
ہمکو نہین معلوم کیا کرے احمی کو ایک بجے (۳۶)
مسٹر گفورڈ نے جو جسٹس نے عدلی کے کا بعد مرد ہین
از نو رو سے ہیکی ہو مین مرد ہو مسٹر ہاکنس کے عہد سے نیچی
ہو چکا تہا دارالسلام کے لوگون کو سنایا ہو مین

در مطبع جریدہ انسلا بکلوبلیتھو محمد یعقوب مشہدی

منشور محمدی نمبر ۳۵ جلد ۱۶

اپنے ہمراہیون کی بالکل بری کر دیگئے ہم اس خوشخبری کو اپنے ناظرین
کو بے انتہا سرور کے ساتھ سناتے ہین اور اسلام کو مبارکباد دیتے
ہین کہ ابہی اسلام کا اقبال ہندوستان مین یاور ہے گو کہ بعض متعصب
ہنود ہمعصر دل نے اپنے مضامین مین معلوم کیا کچہہ کہا ہی مگر
چیف کورٹ نے وہ انصاف کیا ہی کہ مسلمانون کے دل سے ہزارون
ہزارون دعائین بے ساختہ نکل رہی ہین اور تمام ملک
کو عام خوشی ہے مبارک ہی وہ گورنمنٹ کہ جو اپنے انصاف
سے رعایا کے دلون کو تسخیر کرتی ہی اور مبارک ہین وہ
جسٹس کہ جو گورنمنٹ کی عدالت کا یقین اپنے انصاف
سے ملک کو دلاتے ہین۔

ہم شیخ مہر علی صاحب کو بہی اس موقع پر مبارکباد دیتے ہوئے
اور دعا مانگتے ہین کہ خدا ہمیشہ اسلام کو یون ہی شاد
کام رکہے ہمیشہ اسلام کا بول بالا رہے اور متعصب حاسد
جل جل کر مرین۔ آمین ثم آمین

اشتہار تفسیر حقانی

اس تفسیر مین جو تفسیر تحریر کیگئی ہی اسکے
چھ حصے ہین اور ایک مقدمہ جسمین خدا کی ذات و صفات و نبوت اور ملائکہ وغیرہم
کی حقیقت بحث ہی وہ اور یہود و نصاریٰ وغیرہم مخالفین کے شکوک کا جواب
قرآن کی تفسیر اور عرب کے حالات سابقہ اور صلحائے قرآن کا بیان ہے جو تقریباً
بارہ جزہین ہوگی تقطیع پہت ہے مجموعہ اس کا تین جلد ہونگے اول جلد کا جو بارہ جزو کا
ہوگا تہائی کہا جا چکا ہے جسمین پارہ الم سے تفسیر شروع ہوکر
ہر فریق ملکی ہین ملکی نیچے ترجمہ ہاکہ اور ہر تفسیر ہر مفسرین کے اقوال اور ہمارے
ہر قول علمائے اسلام کے تحقیق ایجاد شامل ہے ہمکو امید ہے کہ یہ تفسیر ہی جلد تیار

محمد الحسینی عبدہ دہلوی حیدرآبادی